

رسائل

شیعوں اور مرزا ئیوں کے رد میں لاجواب رسالے

شمس الاسلام بھیرہ

۱۹۳۰ء

30

الراحم قاضی محمد عبد اللہ - ابتدائی - بھیرہ

موضع ۱۶ دسمبر ۱۹۳۲ء

الراحم قاضی محمد عبد اللہ ابتدائی بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب



حاضری محمد عبدالحق محمد کدواری

پنجسٹڈ ایل نمائند

شمس الاسلام

دس سال
ماہواری

۱۹۳۰
مادہ جنوری سنہ

مدیر

ظہور احمد اختر

بیادگار

اعلیٰ حضرت جامع الشریعۃ والطریقۃ فخر العلماء - زیدۃ الفقہاء
قدۃ السالکین - زیدۃ العارفین مولانا الحاج محمد ذاکر گوی نور اللہ مقرر
جاری ہوا

قواعد و ضوابط

۱۔ رسالہ کی عاقبت عکس سالانہ مقرر ہے۔ مگر جو صاحب پانچ روپیہ یا اس سے
زیادہ عطا فرمائیں گے۔ وہ معاون خاص تصور ہونگے۔ ایسے حضرات کے اسماء
گرامی شکر پہ کے ساتھ درج رسالہ ہوا کریں گے۔

۲۔ طلباء مدارس کے لئے رعایتی قیمت دو روپیہ سالانہ مقرر ہے۔

۳۔ ممبران حزب الانصار اور حزب الانصار کی اعانت کرنے والے اصحاب کی خدمت
میں رسالہ بلا معاوضہ بھیجا جاوے گا۔

۴۔ بذریعہ وی پی آر سال کرنے پر ۴ زیادہ ضمیمہ ہوتے ہیں۔ لہذا جملہ خریداران

ازراہ کرم زرخیزہ بذریعہ وی پی آر سال فرمایا کریں۔

۵۔ نمونہ کارپس ۲ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔

۶۔ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ۲۰ کو بھیجیے پوسٹ ہوا کرے گا۔ اگر کسی وجہ سے

نہیے تو یکم سے پہلے اطلاع دیں۔ ورنہ دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔

۷۔ خط و کتابت بنام اید ملٹی پلر شمس الاسلام بھیجیے اور تریل زر بنام

خازن حزب الانصار بھیجیے ہونی چاہیے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
شمس الاسلام

ماہ شعبان ۱۳۴۸ھ مطابق ماہ جنوری ۱۹۳۰ء

فہرست مضامین

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ
۱	عرض حال	۲
۲	باب التفسیر	۴
۳	باب الحدیث	۷
۴	باب الفقہ	۹
۵	فضائل ماہ شعبان	۱۳
۶	حیات طیبہ حضرت خواجہ محمد ضیاء الحق والدین سیالوی	۱۶
۷	فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ	۱۸
۸	تصوف اور اسلام	۲۲
۹	رسومات اسلام	۲۸
۱۰	حزب الانصار	۳۴
۱۱	مکاتیب مفتوح	۳۸

عرضِ حال

فخر موجودات سید و ہر آدم حبیب خدا اشرف انبیاء محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کو تیرہ صدیاں گزر چکیں۔ زمانہ نبوت کے
اس قدر بعد نے مسلمانوں کی حالت بول دی۔ عقائد۔ اعمال۔ سیاسیات و
تمدن میں مذہب کو ثانوی درجہ دیا جا رہا ہے۔ جہالت نے ابلیس کی گرفت مضبوط
کر دی۔ جاہل و عالم کی تمیز نہ رہی۔ آج ہر شخص مفتی و عالم۔ محدث و مفسر بلکہ مجتہد
ہونے کا مدعی ہے۔ آزادی خیال نے ہر شخص کو مذہب سے آزاد کر دیا۔ نئے نئے
فقتنوں نے رہی سہی کسر نکال دی۔ اسلام آہ وہ اسلام جس کا پودہ حضور الہی
صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس ہاتھوں سے لگا۔ صحابہ کرام نے اسے پانی کی بجائے
اپنے خون سے سیرجیا۔ آئینہ مجتہدین صوفیائے کرام و سلف صالحین نے جس کیلئے
اپنی زندگیاں نثار کیں۔ وقف آلام و مصائب ہے۔ جس اسلام کا تمام عالم
گرویدہ ہوا۔ آج اس کے حق کو بگاڑنے۔ اس کی تعلیمات کو مسخ کرنے کے
لئے ہر طرف سے منظم کوششیں ہو رہی ہیں۔ مدعیان اسلام کئی گروہوں میں منقسم
ہو کر ایک دوسرے کے دست و گریباں ہیں۔ ترک و افغان۔ مصری اور
ہندی سب اپنے ہاتھوں اپنے شجرایمان کو قطع کر رہے ہیں۔ وطنیت و قومیت
کا ملعون تصور یورپ کے اتباع میں ان کو تباہی کے گڑھے کی طرف لے جا
رہا ہے۔

کل ایک شوریدہ خواب گاہ نبی پر رونے کے کہہ رہا تھا
کہ مصر و ہندوستان کے مسلم بنائے ملت مٹا رہے ہیں
قادیانی مدعی مسیحیت و نبوت۔ مجذوبیت اور کشتیت کی ذریت اختیار کے
اشارہ پر ہر جگہ مسلمانوں میں تفریق ڈالنے اور ان کو کفار کی غلامی کی ترغیب
دینے میں مصروف ہے۔ روافض اپنے امام کے فرمان انکم علی دین من کتمہ
اعلہ اللہ من اذاعہ اذلہ اللہ (اصول کافی نو لکھنؤ صفحہ ۸۵) (۳)

کو بھول کر اپنے عقائد کی نشر و اشاعت میں مشغول ہیں۔ جنہوں نے تمام عالم کو اسلام کا حلقہ بگوش بنایا۔ آج اُن کا ایمان مشتبہ قرار دیا جا رہا ہے۔ آج بیدار مسلمان صلی اللہ علیہ وسلم کی امت بدگو یاں صحابی کی شکل اختیار کر رہی ہے۔ وہ بدہ قریہ بقریہ کہیں پر کہیں فقیر غرض طرح طرح کے بھیس بدل کر سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے دام نریز میں بھانسا جا رہا ہے۔ نئی دہشتی کے اندھے اپنی عقل پر پھر دم کئے ہوئے ضرورتاً

دین کا انکار کر کہتے جا رہے ہیں۔ ہر دینی مسلمان میں اپنی رائے کا دخل دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ دین باز بچہ اطفال بن گیا۔ اہل حق کو ذلیل سمجھا گیا۔ ان پر قدامت پسندی اور تکبر کے فقیر کے آواز سے کہے گئے نہ مسجدیں ویران اور تھکڑے آباد ہیں ابھر غزالیؒ، رازیؒ اور ربوئیؒ کی بجائے شک پھر ملٹن اور ٹاسٹائی کے مقولے نذک زبان ہیں۔ نیرم اسلام کی رونق صوفیائے کرام کے وجود سے قائم تھی۔ ان کے مقدس حلقوں میں قلل اللہ و قلل الرسول کے چرچے۔ قطع ماسوا۔ نفی و اثبات تذکیر و موعظت اور باطنی توجہ تہذیب قلوب کا کام دے رہی تھی۔ بیکام کہ زمین خود سے زلزل و فتن کا طور ہوا۔ قرن الشیطان کا طلوع ہوا۔ اور اسلام کی ماسن و مادی خافتا ہیں ہلچل ہونے لگیں۔ تہ خلک سے رونے والے بھی اس کے اثر سے محفوظ نہ رہے۔ اجسام ہی نہیں بلکہ اس کے صدمہ سے ارواح بھی متاثر ہو گئے۔

مسلمانوں کے عقائد کی کشتی ایسی ڈگر گانی کہ الاماں سے

نہر یاد ہے اے کشتی است کہیں کہاں۔ بیڑا تو تباہی کے قریب آ ہی لگا ہے

اے ہر ابدہ یشرب بخواب۔ خیز کہ شد مشرق و مغرب خراب

مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم آگاہ فرما چکے تھے کہ آخر زمانہ میں گمراہی اور فتنہ بڑھیکے گا۔ آدمی کو اپنا دین سمجھانا ایسا دشوار ہوگا جیسے ہاتھ میں انگارہ چلنا۔ صبح کو آدمی مسلمان ہوگا۔ شام کو کافر۔ شام کو مسلمان ہوگا صبح کو کافر۔ آج اس زمان کی تصدیق ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

ہر طرف کفر است جوشاں، بچو افواج، یزید

دین حق میار و سیکس بچو زین احسا

معدن اخلاق۔ معاشرت اور ذہنیت حلیہ حیرت انگیز تہذیبی و دینی

موضع میں غم ہر نصاریٰ تو تمدن میں ہندو
یہ مسلمان ہیں نہیں دیکھ کے سنا نہیں یہ ہندو

بہارک ہیں وہ لوگ جو اس دور ضلالت و گمراہی میں صراطِ مستقیم پر ثابت
قدحی سے گامزن ہیں۔ اور اپنے ساتھ اللہ کی بھی رہنمائی کر رہے ہیں۔ ایسی سعید
روحوں کا وجود اسی دور قحطِ دل و جال میں نصیب ہوتا ہے۔ مسلمانوں کو انبیاء و مہتممین
اپنے بیگانوں کی نہری تلخ سے بچانے اور امر بالمعروف کا مقدس فریضہ بجالانے کے
لیے حب ایما قبلہ عالمِ مخدوم الا نام فخر العلماء و ماجی بدعت حامی سنت
شمس العارفین صلح انسا لکین سیدنا و مولینا الکھراج اکفاظ محمد ضیا الدین
رحمۃ اللہ علیہ زیب آرائے مسند سیال شریف ایک رسالہ شمس الاسلام
سرگودہ سے جاری ہو رہا مگر طباعت۔ کتابت وغیرہ کا انتظام تسلی بخش نہ ہونے کی
وجہ سے بند کرنا پڑا اب دوبارہ حزب الانصار کی نگرانی میں یہ رسالہ جاری کیا جا رہا
ہے جو جس یہ رسالہ پیش کرنا چاہتا ہے۔ اس کے خریدار اور قدر دان آج مقبروں میں
سوائے ہیں۔ لوگوں کا مذاق بگڑ چکا ہے۔ آج حسن پرستی۔ عاشقانہ تخیل اور
غش تصاویر کی اشاعت ہی رسائل کو کامیاب بنا سکتی ہیں۔ نقارخانہ میں طوطی
کی ہوا زبانی آج سے تیرہ سو سال کے پرانے اسلام کے غمیں کو کون سن سکتا ہے
۵ سنیگا اقبال کون ان کی یہ سخن ہی بدل گئی ہے
نئے زمانہ میں آپ ہم کو پرانی باتیں سناتے ہیں

مگر آج مسلمانوں کی صلاح و ہندو سزہ صد سالہ اسلام سے وابستگی ہی
میں مضرب ہے۔ لَا تَحْزَنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ حَقِّقْتُمْ
فرمان ربانی آج بھی اسی طرح موجود ہے۔ زمانہ کے حالات شکستہ دلی
اور کمزورتی توڑنے کے لئے کافی ہیں۔ مگر خدا سے جتن پر اعتماد کرتے ہوئے
محض اسلام و مسلمین کی خدمت کے لئے اس کوچہ میں قدم رکھا گیا ہے۔
معلوم نہیں۔ ہماری مساعی کا کیا ثمر و مرتب ہوگا۔ مگر مَا عَلَيْنَا الْاِتْبَاعُ کے
مطابق ہم اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے مستعد ہو چکے ہیں۔ چنانچہ رسالہ مذکور کا

پہلا نمبر آج ہدیہ فارین کرام ہے۔

رسالہ کو کامیاب بنانے کے لئے جو تجاویز اختیار کی گئی ہیں۔ ان کی تفصیل کی ضرورت نہیں۔ انشا اللہ رسالہ پابندی وقت خالص اسلامی مذاق۔ ادب کی چاشنی۔ تصوف و عرفان کے نکات و اسرار۔ حدیث فقہ و تفسیر کے درس کے ساتھ شائع ہوا کریگا۔ جادو نگار اہل قلم۔ صوفیائے کرام و علمائے عظام سے قلمی اعانت حاصل کی جائیگی۔ اور ہر نمبر انشا اللہ پہلے سے بڑھکر ثابت ہوگا۔ فی الحال باب التفسیر۔ باب الحدیث اور باب الفقہ کے التزام کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ نیز اولیاء اللہ و عباد الرحمن کے سیر و سوانح کے ساتھ اولیاء الطائفت اور باطنیان فرقہ ہائے باطلہ کے حالات بھی درج ہوتے رہیں گے تاکہ حق و باطل میں امتیاز قائم ہو سکے۔ علاوہ ازیں ہر رسالہ میں چند ورق رفض اور مرزائیت کی تردید کے لئے وقف رہیں گے۔ اصلاح اعمال و عقاید کے لئے تذکیر و موعظت کے باب کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ اور خریداروں اور عام ناظرین کی سہولت کیلئے استفادہ مسائل کے جوابات کا بھی التزام ہوگا۔ کارکنان رسالہ اپنی طرف سے سعی کا کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کریں گے۔

پہلے عرض کیا جا چکا ہے۔ کہ دینی رسائل کے قند دانوں کی تعداد بہت محدود و قلیل ہے۔ اور ایسے رسائل ہمیشہ خسارہ برداشت کرتے کرتے معدوم ہو جاتے ہیں۔ لہذا ہر ہی خواہ اسلام بالخصوص یا ران طریقت و حلقہ بگوشان صوفیائے کرام کا فرض ہے کہ اس رسالہ کی ترقی اشاعت میں حصہ لیں۔ خود خریدار بنیں۔ دوسروں کو ترغیب دیں۔ جن کے پاس یہ رسالہ بطور نمونہ پہنچے۔ ان کا اسلامی فرض ہے۔ کہ اپنے ارادہ حسریاری یا عدم سے مطلع فرمائیں۔ ورنہ دوسرا رسالہ بامیہ قبولیت دی پی ارسال ہوگا جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔ خدا گواہ ہے۔ کہ اس رسالہ کے اجرا سے کوئی ذاتی نفع مقصود نہیں۔ وَمَا أَرْجُو إِلَّا إِلَهُ صَلَاحٍ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ۔ وَأَخُوْنِي أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ

التفسیر

استعاذہ

خداوند کریم کا ارشاد ہے۔ فَاذْأَقْرَأْ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ لہذا قرآن کی تلاوت سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنا ضروری ہے۔ بلکہ سنت ہے۔ (خازن) لَا یُحِلُّ لَكَ الْمُحْرَمُونَ کے مطابق ناپاک آدمی کے لئے قرآن کو چھونا جائز نہیں۔ قبل تلاوت قرآن جس طرح ظاہری صفائی و طہارت درکار ہے۔ ایسے ہی باطنی صفائی۔ یعنی قلب کی شیطانی وساوس اور کدورتوں سے تعوذ کے ذریعہ پاک کرنا چاہئے۔ اس کے بغیر آدمی قرآن کے اسرار و معارف سے مطلع نہیں ہو سکتا۔ اور انوار قرآن سے مستفیض ہونا اسی پر موقوف ہے۔ مگر شاگرد کے لئے اُستاد سے پڑھتے وقت اعوذ پڑھنا سنت نہیں (شامی) عطا کے نزدیک استعاذہ ہر قرأت میں واجب ہے ابن سیرینؒ فرماتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ عمر میں تعوذ کہنا اسقاط وجوب کیلئے کافی ہے۔ مگر مجاہد کے نزدیک واجب نہیں۔ کیونکہ فَاذْأَقْرَأْ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ سورہ نحل میں مذکور ہے۔ اور آخر سورہ میں اِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِیمُ درج ہے۔ لہذا علماء میں اختلاف ہوا۔ امام شافعیؒ اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ کہنا چاہئے کیونکہ یہ قرآنی نظم کے مطابق ہے۔ اور حدیث میں جبیر ابن مطعم سے بھی اسی کے مطابق روایت مذکور ہے۔ امام احمدؒ کے نزدیک اِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِیمُ بھی پڑھنا چاہئے۔ اور بعض کے نزدیک اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعُ الْعَلِیمُ من الشیطان الرجیم پڑھنا بھی مذکور ہے۔ نماز میں مقتدی کے لئے تو نہیں مگر امام اور منفردہ کے لئے ثنا یعنی سبحانک اللہم کے بعد اَعُوْذُ اِنْ

[illegible]

فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا كَذَلِكَ يُخَيِّتُ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَيَكِيدُ لِّلْكَافِرِينَ
حضرت مریم علیہا السلام نے حضرت جبرائیل کو دیکھ کر کہا۔ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ
مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا اس کے بدلے میں دو نعمتیں ایک ولد صالح بغیر
آب۔ دوسرا بچے کی زبان سے اپنی تنفس عطا فرمائیں۔ اسی طرح ہمارے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو استعاذہ کا حکم ہوا۔ اور معوذتین عطا کی گئیں۔

التفاهق والتخادع

۱۔ تمام مسلمان مثل شخص واحد کے ہیں۔ اگر اس کی آنکھ میں درد ہو تو تمام جسم بے چین ہو جائے۔ اگر اس کے سر میں شکایت ہو۔ تو کل بدن بے چین ہو جائے۔

(عن نعمان بن بشیر مشکوٰۃ)

(۲) مسلمان مسلمان کے لئے مثل بنیا دے ہے۔ کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کے بوجھ اٹھانے میں مدد کرتا ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں ڈال کر بتایا کہ اس طرح (عن ابویوسف مشکوٰۃ)

(۳) مسلمانوں کو دکھینا ہے کہ وہ آپس میں رحم اور مہربانی اور محبت کرنے میں مثل ایک جسم کے ہیں۔ اگر ایک عضو میں شکایت پیدا ہو۔ تو تمام جسم پر بیداری اور حرارت طاری ہو جاتی ہے۔ (عن نعمان بن بشیر مشکوٰۃ)

(۴) ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرے۔ نہ اس کو تنہا بے مددگار کے چھوڑے۔ جو شخص اپنے بھائی کی کوئی حاجت پوری کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی تکلیف دے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کی تکلیف اس سے دے گا۔ اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ (عن سالم مشکوٰۃ)

(۵) جو شخص بقدر ایک بالشت کے بھی گروہ سے علیحدہ ہوا۔ تو گویا اسلام کی رسی اس نے اپنی گردن سے نکال دی (ابی ذر مشکوٰۃ)

(۶) بڑے گروہ کی پیروی کرو۔ جو شخص بڑے گروہ سے علیحدہ ہوا۔ دوزخ میں گیا (ابن عمر مشکوٰۃ)

وہ، تم جنت میں داخل نہ ہو گے جب تک کہ مومن نہ ہو۔ اور مومن نہیں ہو سکتے۔ جب تک آپس میں محبت نہ ہو۔ کیا میں تم کو (صحابہ کو) ایسی چیز نہ بتا دوں جس کے سبب سے تم میں محبت پیدا ہو۔ صحابہ نے عرض کیا۔ ہاں یا رسول اللہ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ سلام کو آپس میں رواج دو (عن ابو ہریرہ مشکوٰۃ)

(۷) کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین روز سے زیادہ کے لئے ترک کرے۔ کہ آپس میں ملیں تو یہ اس سے گنہ چھیرے اور وہ اس سے ان دونوں میں بہتر وہ ہے۔ جو پہلے سلام کرے۔ (عن ابی ایوب - ادب المفرد)

پہلی اور دوسری حدیث قومیت کی عمدہ ترین مثالوں میں سے ہیں جس طرح جسم میں دل و دماغ جگر ہاتھ پیر مختلف اعضا ہیں۔ اسی طرح قوم میں امیر غریب عالم جاہل مختلف گروہ کے آدمی ہیں جس طرح دل اہد دماغ ادنیٰ ادنیٰ اعضا کے دکھ درد کی تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ اسی طرح انسانوں کے طبقہ و احرام و تعلیم یافتہ حضرات علماء و علماء کو باہم امتیاز ادنیٰ ترین اہل اسلام کے ساتھ ہمدردی اور مہربانی سے پیش آنا ضروری ہے جب تک ان گروہوں میں باہم ایسا ہی تفصیل نہ ہو۔ جیسا کہ جسم کے اعضا میں ہوتا ہے۔ اس وقت تک قومیت پیدا نہیں ہو سکتی۔

پانچویں اور چھٹی حدیث میں فرقہ بندی اور اختلاف کی حالت میں صحیح طرز عمل ارشاد ہے۔ آج مسیوں گروہ اسلام کے مدعی ہیں۔ مگر سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ان مدعیان اسلام میں سے صرف سوادِ الاعظم یعنی سب سے بڑا گروہ اہل سنت و جماعت کا ہی صادق اور ناجی بن سکتا ہے۔

باب الفقہ زکوٰۃ

زکوٰۃ تو کہہ ترین فرایض میں سے ہے۔ اس میں تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے اسلام

میں ایمان کے بعد دوسرا واجب نماز اور تیسرا درجہ زکوٰۃ کا ہے۔ فان قابو واقام الصلوٰۃ و اتوا الزکوٰۃ (القرآن الحکیم) ترجمہ پس اگر توبہ کریں اور قائم کریں نماز کو اور ادا کریں زکوٰۃ کو۔ اسی طرح حدیث شریف میں ہے۔ بخ لا سلام علی خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ واقام الصلوٰۃ و اتوا الزکوٰۃ (المحدث) فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ زکوٰۃ فریضہ محکمہ ہے۔ اس کا منکر کا فر ہے۔ اور اس کے تارک کو قتل کیا جائے (محیط الرخی) اشتباہ و النظائر میں ہے کہ زکوٰۃ کے تارک کو قتل کیا جائے یہاں تک کہ زکوٰۃ ادا کرے۔ اور در المختار میں ہے کہ جب مال پر سال گزر جائے تو زکوٰۃ فی الفور فرض ہو جاتی ہے۔ اب اگر بلا عذر تاخیر کرے تو گنہگار ہو گا۔ عام طور پر اسلامی دنیا میں جب شعبان اور رمضان کے مہینے آدائیگی زکوٰۃ

کے لئے مخصوص ہیں۔ اور ان ایام میں لوگ اس کا خاص اہتمام کرتے ہیں اسلئے مختصر مسائلِ زکوٰۃ درج کئے جاتے ہیں۔

شرائط وجوب - (۱) حریت یعنی آزاد ہونا۔ غلام پر زکوٰۃ واجب نہیں۔
 (۲) اسلام۔ کافر پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ (بایں عالمگیری) (۳) عقل۔ مجنون پر زکوٰۃ لازم نہیں۔ بشرطیکہ اس کا جنون سال تمام تک ہے۔ اگر سال کے اندر کسی وقت میں جنون چلا گیا۔ اور ہوش میں آگیا۔ خواہ اول سال میں یا آخر سال میں تو زکوٰۃ واجب ہو جائیگی۔ بشرطیکہ نصاب کا مالک ہو (کنزانی صحنی شرح اللہیایں)
 (۴) بلوغ۔ نابالغ پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ جب نابالغ مالک نصاب ہو تو اس کا جسا وقت بلوغ سے شروع کیا جائیگا۔

(۵) نصاب۔ جو نصاب یعنی مقدار معین جس مال کے واسطے شریعت نے مقرر کیا ہے۔ اس سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ (یعنی شرح کنن)

(۶) ملک تام۔ یعنی ملکیت و قبضہ دونوں چیزیں موجود ہوں۔ تب زکوٰۃ لازم ہوتی ہے۔ وکیل یا نائب کے ذریعہ قبضہ ہو تب بھی زکوٰۃ واجب ہے۔
 (۷) حاجت اصلیت سے مال کا زائد ہونا۔ حاجت اصلیت میں سکونت مکانات بلبسات اثاث البیت۔ سواری کے جانور۔ استعمالی ہتھیار۔ پیشہ وروں کے اوزار۔ کتا میں بشرطیکہ تجارت کے لئے نہوں جن آلات حرفت کا اثر معمول میں باقی ہے بشرطیکہ نیل نیل گروں کے لئے اور رنگ رنگ سازوں کے لئے۔ یہ حاجت اصلیت میں شمار نہ ہونگے۔

(۸) قرضہ سے فارغ ہونا۔ اگر قرضہ تمام مال کو محیط ہے تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ اور اگر بعض مال کے مساوی ہے۔ تو اس قدر مال منہا کر کے باقی کا صاب کیا جائے۔ اگر یہ باقی نصاب کو پہنچ جائے۔ تو اس پر زکوٰۃ لازم ہوگی۔ ورنہ واجب نہ ہوگی۔ اگر بعد وجوب زکوٰۃ قرضہ لاحق ہو گیا۔ تو زکوٰۃ ساقط ہوگی۔ (عالمگیری)
 (۹) مال میں ان تین صفات میں سے کسی ایک کا پایا جانا۔

(الف) نقدیت مثلاً سونا۔ چاندی۔ اس میں اگر نیت تجارت ہو یا نہ ہو۔ معاملات میں زکوٰۃ لازم ہے۔

(۴) نیت تجارت -

رج، حیدرآباد

۱۰ سال کا گذرنا - زکوٰۃ میں سال قمری کا حساب ہے شمسی مختبر نہیں (کدافی
الفتنیہ عالمگیری) نصاب اگر اول یا آخر سال میں پورا ہو تو زکوٰۃ واجب ہوگی - اگرچہ
درمیان سال میں کمی واقع ہو۔

نشر ایٹ صحت زکوٰۃ

۴ - نیت

۳ - بلوغ

۲ - عقل

۱ - اسلام
اگر کوئی شخص مال دینے کے بعد نیت کرے - اور مال بھی فقیر کے پاس موجود ہو
تو یہ نیت صحیح ہو جائیگی - ورنہ صحیح نہ ہوگی - اگر کوئی شخص اپنے مال سے زکوٰۃ کا
مال علیحدہ کرتے وقت نیت زکوٰۃ کی کرے تو یہ نیت کافی ہے - گو دیتے وقت نہ
کرے - لیکن اگر مال زکوٰۃ علیحدہ نہ ہو - تو نیت ضروری ہے - اگر کوئی شخص اپنے مال کو
زکوٰۃ کا مال تقسیم کے لئے دے - اور اس کے دیتے وقت زکوٰۃ کی نیت کرے
تو درست ہے - خواہ وکیل فقیروں کو دیتے وقت نیت نہ کرے۔

(۵) تملیک - یعنی جس کو زکوٰۃ دی جائے - اس کو قابض و مالک بنا دینا - اگر
کوئی شخص کھانا پکا کر فقیروں کو گھر میں بٹھا کر کھلا دے - تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی - اور
اگر وہ کھانا فقیروں کو دیدے اور ان کو اختیار دے - کہ وہ اسے جہاں چاہیں صحیح
کریں - تو درست ہے - اہل استحقاق کو دینا۔

نصاب

سونے کا نصاب پانچ تولہ وزن ہے - اور چاندی کا نصاب پانچ ۵۲ تولہ غایتہ
چاندی یا سونے کا نصاب سکوں کی تعداد میں ٹھیک نہیں - کیونکہ وزن میں سکے
کم و بیش ہوتے ہیں - بلکہ زکوٰۃ وزن کر کے دینی چاہئے - سونے اور چاندی کے
سائل میں چالیسوں حصہ زکوٰۃ فرمائی جاتی ہے۔

تجارتی مال کا نصاب بھی سونے اور چاندی کی طرح ہے - جانوروں کی
زکوٰۃ کے لئے نصاب وغیرہ کی تفصیل کتب فقہ میں موجود ہے - علمائے کرام
سے مسائل دریافت کرنا اور زکوٰۃ کے مسائل کا علم حاصل کرنا ہر مالدار کے لئے ایسا
ہی ضروری ہے - جیسے کہ نمازی کے لئے نماز کے مسائل کا - ۵ سے کچھ نیٹ۔

۳۰۔ کم گائے یا بھینس اور ۴۰۰ سے کم بھیر یا بکری پر زکوٰۃ فرض نہیں۔

مستحقین زکوٰۃ

جن جن لوگوں کو مال زکوٰۃ کے لینے کا استحقاق حاصل ہے۔ خداوند کریم نے

اس آیت میں بالا جمال ان کا ذکر فرمایا ہے۔

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ
وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَآمُوْنَةً قُلُوْبِهِمْ
وَفِي الْمَرْقَابِ وَالْغَارِمِينَ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۖ فَرِيضَةً
مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ -
جو ہے زکوٰۃ سو حق ہے غفلوں کا۔ محتاجوں کا
اور اس کے حج اور وصال کرنے والوں کا۔
اور جن کا دل پھیر ہے۔ اور گزشتہ چھڑانے میں
اور قرضہ داروں کا اور اللہ کی راہ میں۔ اور راہ
کے مسافروں کو یہ حکم مقرر کیا ہوا ہے اللہ تعالیٰ کا اور
اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

ان میں سے چوتھی قسم موثفہ القلوب کا حصہ اجماع صحابہ سے عہد ثبوت کے آخری
دور میں ساقط ہو گیا جس کی تفصیل در المختار اور رد المحتار میں موجود ہے۔ اور باقی سات
فريق مصرف زکوٰۃ ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ فقیر۔ ملک میں مال تو ہے لیکن نصاب تک نہیں پہنچتا۔ یا نصاب کو پہنچتا ہے
لیکن وہ مال حاجت اصلیہ میں مستغرق ہے۔ (عالمگیری۔ در المختار) عالم فقیر کو بہ نسبت
جاہل فقیر کے دینا افضل ہے۔ (زاہدی۔ عالمگیری)

۲۔ مسکین۔ جس کے ملک میں بالکل کوئی چیز نہ ہو۔ (عالمگیری۔ در المختار)

۳۔ عامل۔ یعنی زکوٰۃ وغیرہ کا محصل۔ جو بادشاہ اسلام یا امیر شریعت کی طرف سے
مقرر ہو۔ اس کو گزارہ کے لئے ایام کارکردگی کے عوض میں دیا جائیگا۔ طالب علم
اگرچہ غنی ہو۔ اس کو بھی زکوٰۃ کا مال دینا جائز ہے۔ کیونکہ اس نے نیک کام کے
عوض اپنے نفس کو کسب معاش سے بند کر رکھا ہے۔ (رد المحتار)

۴۔ قائمہ۔ جب اغنیاء طالبان علم کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ تو وہ اس دینیہ میں

جو مساکین اور فقرا تحصیل علم دین کے لئے پڑھ رہے ہیں۔ ان کو دنیا بطریق
اولیٰ جائز اور موجب ثواب ہوگا۔ لہذا مالدار مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ

زکوٰۃ کے مال سے طالبان علم دینی کی امداد کے لئے دو گنا ثواب حاصل کریں۔ اور عام پیشہ ور
گدا گروں کو دیکر اپنے مال کو ضائع نہ کریں۔ جماعت مسجد بھڑو میں دارالعلوم عزیزیہ کے متعلین یعنی
غریب طلباء جو محض اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو حاصل کرنے کے لئے گھر یا
چھوڑ چکے ہیں۔ آپ کی نظر التفات کے زیادہ مستحق ہیں۔

رلم، رقاب یعنی گردنوں کا چھڑانا۔ یعنی قیدیوں کو چھڑانا۔ اور ان کی امداد کرنا۔
۵۔ ایسے قرضداروں کا قرضہ ادا کرنا جو مالک نصاب نہ ہوں۔

(۶) مجاہدین فی سبیل اللہ کی امداد۔

(۷) ابن السبیل۔ یعنی وہ مسافر کہ اپنے وطن سے دور ہے۔ اگرچہ گھر میں غنی ہو (عالمگیری)

کفن کو زکوٰۃ دینی جائز نہیں

۱۔ اپنے اصل کو یعنی ماں باپ اور ان کے ماں باپ۔ دوا وادی۔ مانا آتی۔

۲۔ اپنی فرع کو یعنی اپنی اولاد خواہ لڑکے ہوں یا لڑکیاں۔ اور اولاد کی اولاد۔

(مسئلہ) سوائے اصل و فرع کے باقی جملہ اقارب کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ بشرطیکہ فقیر ہو۔
ان کو دینا افضل ہے۔

۳۔ مرد اپنی عورت کو۔ اور عورت اپنے مرد کو زکوٰۃ نہ دے۔

۴۔ اپنے غلام کو دینا جائز نہیں۔

(۵) بنی ہاشم کے تین خاندان۔ بنی عباس۔ بنو حارث۔ بنو ابی طالب۔ سادات بنی فاطمہ و
سادات علویہ تیسرے خاندان میں شامل ہیں۔

(۶) غنی یا صاحب نصاب کو دینا جائز نہیں۔ (۷) کافر کو۔

(۸) مسجد۔ بل۔ برائے۔ شرک کی اصلاح کفن موتے۔ اوائے قرض موتی۔ غرض کہ جس
چیز میں تملیک نہیں ہوتی۔ وہ ان صرف نکریے۔

فضائل ماہ شعبان

جس ماہ میں رسالہ شائع ہو۔ اس ماہ کے فضائل عبادات و نوافل کا تذکرہ

قارئین کرام کیلئے انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگا۔ سعید ہیں وہ روحیں۔ جنوت

کی تقدیر کریں۔ اور زندگی کے لمحات یاد خدا میں گذار کر عاقبت کو بہتر بنائیں (مدیر)

ماہ شعبان مہترک مہینوں میں سے ہے۔ اسلامی دنیا میں ماہ رجب تطہیر اموال یعنی ادائیگی زکوٰۃ

کے لئے مخصوص ہے۔ اور ماہ شعبان نظیرِ جبریل یعنی نوافل و عبادت میں گذرنا چاہئے۔ تاکہ رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کی بے حد رحمت و بخشش کے امیدوار بن سکیں۔ جیسی طرح ایک شہنشاہ کی آمد سے پہلے فرخ و درود دیوار کی صفائی ضروری ہے۔ اسی طرح رمضان سے پہلے رجب و شعبان میں احوال اور جسم کی صفائی ضروری ہے۔ مشکوٰۃ شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سوئے رمضان کے کسی مہینہ میں پوئے ہونے رکھتے نہیں دیکھا۔ اور کسی مہینہ میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے نہیں دیکھا یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ماہ شعبان میں نفلی روزے زیادہ رکھا کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مشکوٰۃ شریف میں مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب شعبان کا مہینہ نصف گزر جائے تو پھر روزہ نہ رکھو۔ یہ اس لئے کہ رمضان مبارک کے روزہ کے واسطے قوت حاصل ہو۔ اور یہ بھی حکم ہے کہ رمضان کی خاطر شعبان کے چاند کی بھی تلاش و تحقیق کیا کرو۔ تاکہ رمضان کے حساب میں غلطی نہ ہو۔

ماہ شعبان کی پندرہویں رات کو شب برات کہتے ہیں۔ ابن ماجہ میں ابو موسیٰ سے مرفوعاً روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات کو مخلوق کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ پس سب کے گناہ بخش دیتا ہے لیکن مشرک اور کینہ رکھنے والے کو نہیں بخشتا۔ یعنی اس رات میں عام بخشش اور رحام ہوتا ہے۔ مگر جو مشرک ہو یا وہ شخص جو اپنے مسلمان بھائی سے کینہ یا بغض رکھتا ہو بخشش سے محروم رہے گا۔

مشکوٰۃ باب قیام شہر رمضان میں حضرت عائشہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شعبان کی پندرہویں رات کو اللہ پاک پہلے مسلمان کی طرف اُترتا ہے۔ پھر اس قدر دو گون کو بخشتا ہے کہ نئی کلب کی حکمرانوں کے بالوں سے بھی زیادہ۔ یعنی نئی کلب جو حکمرانوں کی کثرت کی وجہ سے عرب میں مشہور تھے۔ اس بے زانی حکمرانوں کے بالوں کی مثالیں جاری فرمائیں۔

مشکوٰۃ کے باب مذکور میں حضرت علی سے مرفوعاً روایت ہے کہ فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب شعبان کی پندرہویں رات ہو۔ پس تمام اور عبادت کرو۔ اس رات میں اور روزہ رکھو۔ اس کے دن کو۔ کیونکہ تحقیق اس رات کو اللہ تعالیٰ غروب آفتاب کے وقت پہلے آسمان پر نزول فرماتا ہے۔ پس ندا ہوتی ہے کہ آیا کوئی

بخشش مانگے والا ہے۔ پس بخشش کروں میں واسطے اس کے۔ کوئی روزی مانگے والا ہے۔ پس روزی دہن میں اس کو۔ کوئی مصیبت زدہ اپنی مراد مانگے والا ہے۔ پس مصیبت دور کروں میں اس کی۔ کوئی ہے کسی حاجت و مراد والا۔ کوئی ہے کسی حاجت و مراد والا۔ برابر یہی مذا ہوتی رہتی ہے۔ جب تک کہ صبح نکلے۔

مشکوٰۃ کے اسی باب میں حضرت عائشہؓ کی روایت سے یہ لفظ آئے ہیں۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے کہ تم جانتی ہو۔ کہ اس رات میں کیا ہوتا ہے۔ اس پر حضرت عائشہ نے عرض کیا۔ فرمائیے یا رسول اللہ۔ اس رات میں کیا ہوتا ہے۔ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جتنے آدمی اس سال میں پیدا ہونے والے یا مرنے والے ہوتے ہیں۔ لکھے جاتے ہیں۔ اور اس رات میں سب کے عمل سال بھر کے پیش ہوتے ہیں۔ اور سب کی روزی سال بھر کی اُترتی ہے۔

مسلمانوں کے لئے لازم ہے کہ شبِ برات کو رات بھر عبادت کریں۔ دن کو روزہ رکھیں۔ شرک اور کینہ (اخلاقِ رویمہ) دیکھو سے توبہ کریں۔ اللہ تعالیٰ سے اپنے اور مردوں کے لئے بخشش طلب کریں۔ علاوہ اس کے اپنی ہر حاجت کا سوال اللہ تعالیٰ سے کریں۔ اور بدعات سے اجتناب کریں۔ مثلاً آتش بازی۔ اور دوسری قسم کی لغو بات جو کفار کی تقلید میں اختیار کی جاتی ہیں۔ ان کا کوئی ثبوت شرعی موجود نہیں۔ بلکہ باتفاقِ فتویٰ علمائے کرام ناجائز ہیں۔ سلف صالحین اس ماہ میں نوافلِ کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ کتابِ جوارحِ خمسہ وغیرہ سے حسبِ ذیل نوافل و ادبیہ مع ترکیب برائے افادہ درج کی جاتی ہیں۔

۱، شبِ اول میں ۱۰۰ رکعت۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ اخلاص ۱۵ مرتبہ۔

۲، شبِ برات کو ۱۰۰ رکعت۔ پچاس سلام سے ہر رکعت میں بعد فاتحہ اخلاص ۱۰ بار (مس) خواجہ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ شبِ برات کو بارہ رکعت پڑھی جائیں۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ اخلاص ۵۰ بار۔

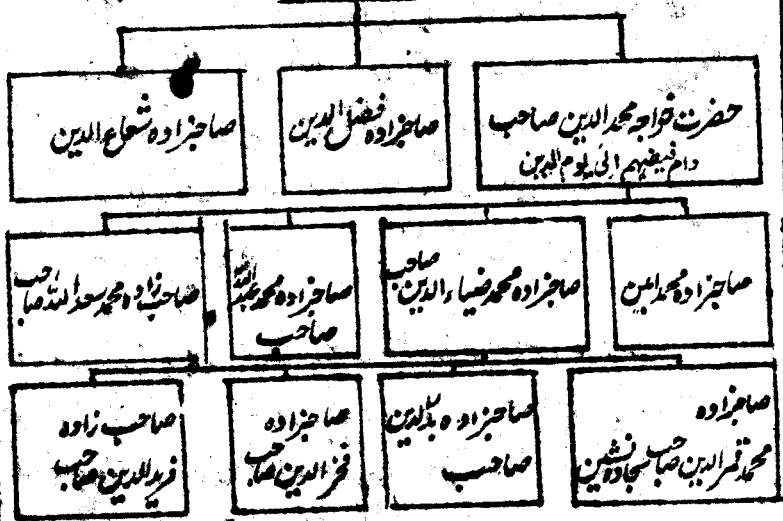
۳، شبِ برات کو جس قدر ہو سکے۔ یہ دعا پڑھی جائے۔
اللّٰهُمَّ اِنَّا عَفْوٌ نَحْبُ الْعَفْوَ عَفَا عَنَّا۔

عالی جناب حضرت زبدۃ الکاملین مولینا الحاج قلیہ ضیاء الملتی والدین
احامہ فیضہ علیہم السلام المسلمین الی یوم الدین سجادہ نشین سالی شریف

جہانگیر طبرہ

(رقم زدہ صحیفات و ہم تن) محکم جمالی یعنی شاہ پور
آپ کی ذات ستودہ صفات منظر الطاف بھائی و سعدن عنایات ربانی سلف علیہ
کا حقیقی نمونہ تھی یہ آپ کی بہت اہم مقصد بلند طبع ہمایوں کا استقلال صحابہ کرام کی
مانند تھا۔ آپ اس سلسلہ قدسیہ شمس کے تیسرے گہر شہوار ہیں۔ چنانچہ آپ کا
شجرہ اطراف ذیل میں درج ہے۔

قدوۃ السالکین زبدۃ الکاملین حضرت
شمس الحق والدین امارۃ اللہ مقدسہ و فاضل برکات



آپ کی مسند نشینی بعد رحلت فرما دلیا، حضرت قلیہ خواجہ محمد الدین صاحب رضی اللہ
سب العالمین کے عمل میں آگئی۔ صاحب خطبہ نے اس کو اس طرح بیان کیا ہے کہ
حضرت صاحب ثنائی جنت کاشانی اپنی زندگانی میں فرزندان سائین سے صاحبزادہ

محمد ضیاء الدین صاحب مرحوم کو سزاوار اور قابل دربار سمجھ کر خدمت حضرت حافظ محمد موسیٰ صاحب سجاده نشین بمبیت صاحبزادہ نجم الدین صاحب رحم اور لانگری احمد الدین توسہ مقدسہ کو بھیجا تھا۔ اور مفصل حال عریضہ میں یہ لکھا تھا کہ میرے خیال میں یہ بر خور دار قابل دستار ہے۔ تو آنحضرت فیض گنجور نے بغایت موفور غوث الزمان کے آستان پر صاحبزادہ صاحب مدوح الشان کو دستار بندی کرائی۔ اور خلافت عطاء فرمائی۔ پھر بعد حضرت شمس الانوار کے دربار خاص عرس کے اجلاس میں حضرت صاحب ثانی نے شفقت اور مہربانی سے صاحبزادہ حسن علی صاحب دہلوی میثم درگاہ محبوب الہی صاحب کے ماتحت سے بھی بڑی عظمت کے ساتھ دستار بندی کرائی۔ اور بذات خود بھی مرحمت سے یہ وصیت فرمائی تھی کہ ضیاء الملت والدین بفضل رب العالمین صفات حسنات سائرین میں قابل تحسین اور لائق توفیق ہیں۔ ہر علوم میں بغایت کریم با عقل سلیم ذہین اور فہیم ہیں فصاحت اور بلاغت میں یکتا مروت اور سخاوت میں مستثنا۔ واقف فائق فروع اور اصول، کاشف دقائق معقول اور منقول، نیک اوصاف، عظیم الاشفاق، ہیں۔ فراست اور لیاقت میں مشہور آفاق ہیں۔ حاجئے حرمین شریفین، حامی دین سرور الثقلین، زاہد بے ریا، ہمت یافتہ، معاون اصول اسلام، اور فیض بخش عالمیاں، زہے آل مورد خیالات عالیہ اور مصدر صفات حمیدہ جو اس زمانہ فحط الرجال پر زوال میں اپنے ہمت کمال اور کوشش مالا مال سے عوام مسلمانان بے سروسامان کے لئے ایک ہبہر کامل ہیں +

آپ نے اپنے والد حضرت خواجہ محمد دین صاحب انارالد مضجعہ کی تاریخ وفات ۲۷ ماہ رجب المرجب ۱۳۲۶ھ سے اس خدمت

جلیلہ کا بار اپنے کندھوں پر لیا۔ تقریباً اکیس سال تک جو جو مشکلات خدمت اسلام و مسلمین میں آپ کو برداشت کرنی پڑیں وہ محض آپ کا ہی حصہ تھیں۔ آپ مسلمہ انوں کی ہر تکلیف میں آٹھ آتے۔ آپ کا وجود ذمی جو خلق خدا کے لئے ظل رحمت الہی تھا مناسب معلوم دیتا ہے۔ کہا آپ کی حیات طیبہ کا مختصر مرقع ناظرین کے سامنے پیش کیا جائے۔ تاکہ وہ سب زندگان خدا کے لئے باعث بصیرت اور ان کے لئے اسوہ حسنہ کا کام دے سکے۔ (باقی)

حضرت امیر معاویہ کے فضائل

داستان عہد گل را بکشونید از عنذ لیب
ز ناغ و بوم آشفتہ تر گوئد این افسانہ را

۱۔ خاندانِ سالت سے قرابت۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ رشتہ کے رو سے والد کی طرف سے حسنین رضی اللہ عنہما کے بھائی اور ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے رشتہ سے نانا۔ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے ماموں ہوئے ہیں۔ جیسا کہ شجرہ سے ظاہر ہے :-
عبد مناف بن قصی

عبد الشمس

ہاشم

عبد المطلب

ابو العاص

حرب

ابو طالب

سیدنا عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عضان

حضرت ابوسفیان

حضرت علی رضی اللہ عنہ

سیدہ فاطمہ

حضرت عثمان

سیدہ ام حبیبہ

حضرت معاویہ

حسنین رضی اللہ عنہما

ام المؤمنین

سیدہ ام حبیبہ

ام المؤمنین

سیدہ فاطمہ

۲۔ شرف صحابہؓ - رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ اللہ اللہ فی اصحابی لا تتحدوہم عوضاً من بعدی من اجمہم فقد احببنی ومن ابغضہم فقد ابغضنی ومن اذاہم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ یوشک ان یاخذہ۔ ترجمہ ”صحابہ کے معاملہ میں ڈرو اللہ سے۔ میرے بعد اُن کو نشانہِ ملامت نہ بنانا۔ جو شخص اُن سے محبت کرے گا میری محبت کے سبب سے اُن سے محبت کرے گا۔ اور جو بغض رکھے گا وہ مجھ سے بغض رکھنے کی وجہ سے اُن سے بغض رکھے گا۔ جس نے انہیں ایذا دی۔ اُس نے مجھے ایذا دی۔ اور جس نے مجھے ایذا دی اُس نے اللہ کو ایذا دی۔ اور جس نے اللہ کو ایذا دی اُسے بہت جلد اللہ پکڑے گا،“ حضرت امیر معاویہؓ نہ صرف صحابی بلکہ جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کاتب احکام الہی مقرر فرما کر اپنے اعتماد کا اظہار فرمایا۔

۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر مستجاب الدعوات کون ہو سکتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے دعا فرمائی جو قبول ہوئی: اللہم اجعلہ ہادِیاً مہدِیاً (مشکوۃ شریف) ترجمہ ”یا اللہ معاویہؓ کو ہدایت کرنے والا ہدایت پانے والا کر دے اور اُس کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت دے“ نیز فرمایا اللہم علم معاویہ کتاب الحساب وقیل العذاب ترجمہ ”یا اللہ معاویہؓ کو کتاب و حساب سکھا اور اُسے عذاب سے بچا“ نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہؓ کو امارت کی بشارت دی تھی۔ اور فرمایا معاویہؓ اذاملکت فاحسبنا ترجمہ ”اے معاویہؓ جب تجھے بادشاہی ملے۔ تو لوگوں سے نیک

جنہوں نے مشبہ کو تقویت دی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے
دم عثمان کا مطالبہ ہوا۔ جس کا افسوسناک نتیجہ جنگ جمل اور
صفین کی صورت میں رونما ہوا۔ تنازعات رفع ہونے کے بعد
امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ نے اہل صفین یعنی حضرت معاویہؓ
اور ان کے متبعین کے متعلق ایک اعلان شائع کیا جس میں
اسلام اور ایمان میں حضرت معاویہؓ کو اپنے برابر قرار دیا۔ اس
طرح امت مسلمہ کو افراط تفریط سے بچانے کا اہم فرض ادا فرمایا۔
شیعوں کی معتبر کتاب نہج البلاغۃ مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ ۷۱ پر
وہ اعلان مندرجہ ذیل الفاظ میں موجود ہے:-

ومن کلام لہ علیہ السلام | حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے کلام سے
کتبہ الی اہل الامصار | جسکو آپ نے اہل مصار کی طرف ذکر کرتے
یقتضیہ ما جری بینہ | ہوئے جو کچھ گذرا آپ کے اور اہل صفین کے
وبین اہل الصفین۔ | درمیان۔

وکان بدء امرنا اننا التقینا | شروع ہوا ہمارا جھگڑا تحقیق ہم اور اہل شام
والقوم من اہل الشام و | جمع ہوئے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ رب ہمارا
الظاہران ربنا واحد و | ایک ہے۔ بنی ایک ہے۔ اور دعوت ہمارا
بنینا واحد و دعوتنا فی | اسلام میں ایک ہے۔ اور اللہ پر ایمان
الاسلام واحد۔ ولا | اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق میں
نسب تزید ہم فی الایمان | ہم ان سے زیادتی نہیں کرتے۔ اور نہ
باللہ والتصدیق برسولہ | وہ ہم پر زیادتی کر سکتے ہیں۔ ایک امر
ولا یستزید ونا۔ الامر | ہے جس پر ہم میں اختلاف ہوا۔ وہ
واحدا لاما اختلفنا فیہ | دم عثمان ہے +
من دم عثمان۔

مجان علی علیہ السلام کافر ہے کہ وہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی دیانت
امانت کے قائل ہو کر سچے شیطان علی ہونے کا ثبوت دیں۔ (باقی آئندہ)

اسلام اور تصوف

رقم زدہ محمدیات (م۔ ف) از مقام جمالی صنم شاہ

عجب بد اعتقادی کا دور دورہ ہے۔ اور آج کل طبیعتیں کچھ اس قسم کی واقع ہوئی ہیں۔ کہ خواہ کس قدر مسلمہ اور پسندیدہ امور مذہبی جو برحق ہوں۔ اور عقلی دلائل سے مزین ہی کیوں نہ ہوں۔ عوام کیا خواص بھی ان کی طرف کم متوجہ ہوتے ہیں۔ اور ان کے سمجھانے میں جتنی سعی و مبالغہ کیا جائے۔ اسی قدر ان کی نفرت ترقی پذیر ہوتی جاتی ہے۔ یہ طریقہ کچھ مسلمانوں ہی میں عام نہیں۔ بلکہ ایشیا کے بہت سے ممالک میں بہت سے مذاہب اسی چکر میں گھوم رہے ہیں یورپین ممالک میں الحاد اور دہریت کا طوفان اُٹ رہا ہے۔ تو نئی دنیا علوم جدیدہ میں منہمک ہو رہی ہے۔ اور الہیات اور عقائد سے بے خبر و بغیرہ و بغیرہ۔ غرض دنیا کا کوئی خطہ نہیں۔ جو اس طوفان بے تمیزی کی لپیٹ میں نہ آ رہا ہو۔ اور بد اعتقادی کی طرف مائل نہ ہو۔ سب جانتے ہیں۔ کہ اسلام ایک عالمگیر اور روحانیت کا دلدادہ مذہب ہے۔ نئی وضع کے بہت سے لوگ اسکو کانٹوں دار جھاڑی سمجھ کر اس کی تراش خراش کے درپے نظر آتے ہیں۔ لیکن دراصل یہ ان کی طبیعت کا مغالطہ ہے۔ اسلام وہ نورانی شجر ہے جو خس و خوار سے پاک اور منزہ ہے۔ اس کی جڑیں تحت الثریٰ سے نیچے۔ اور اُس کا شہ منتہا رفت تک پہنچ چکا ہے اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاوَاتِ اس کی شان کا انظار ہے۔ اب محض وہ اپنے ساتھ عملی تعلیم پر ہی انحصار رکھتا ہے۔ جس قدر اُس کے ارشاد و ہدایات پر عمل کرتے جاؤ گے۔ شاہ راہ مقصود کھلتی چلی جائے گی۔ محض نیابتی جمع خرچ اور چوڑی چوڑی باتوں کا بیان کر دینا کچھ منفعت حاصل نہیں کر سکتا۔

اسلام کی جامع اور صحیح تقریف حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ نے اس طرح بیان فرمائی ہے۔ کہ الا یمان معرفت بالقلب۔ و قول باللسان وعمل بالارکان۔ یعنی ”ایمان“ دل کی شناخت، اور زبان کا اقرار، اور ارکان کے ساتھ عمل کرنا ہی ہے، جب مومن کو ان ہر سہ مراتب ایمان پر عبور حاصل ہو جاتا ہے تو اس کی تکمیل میں بھی کچھ شک و شبہ نہیں رہتا۔ اور بیشک وہ مومن کامل اور مسلم مکمل ہے۔ تب شجر اسلام سے وہ مصداق نقوی اکٹھا کل حین بآذن ربہ۔ اہر آن وساعت گونا گونی برکات اور انثار حاصل کرتا رہتا ہے۔

لیکن آج دیکھئے۔ کئی خشک طبع انسان برکات اولیا و صالحا سے صاف منکر ہو رہے ہیں۔ طرح طرح کی رنگ آمیزیوں سے صالحین کے خلاف پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ تصوف اور ان کے حاملین کو کوسا جاتا ہے۔ اس کی نشر و اشاعت کو مذہب موم قرار دیا جاتا ہے حالانکہ ”تصوف، کوئی خارج از اسلام شے کہیں نہ محض اسلام کی عملی اور وجدانی کیفیت کا نام تصوف رکھ دیا گیا تھا۔ اور بس۔“

اس میں کسی طرح کا شبہ نہیں کہ صوفیائے صالحین کے مقابلے میں ایسے اولیاء الشیطان، جماعت کا وجود بھی ہے جو اپنے آپ کو اولیاء الرحمن کا رنگ دیکر لوگوں کے دین و ایمان کو غارت کرنا چاہتی ہے۔ مگر حقیقت شناس جانتے ہیں۔ کہ کبھی حق کے مقابل میں باطل سرسبز اور شاداب نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی دروغ کو فروغ دیکھا ہے۔ آخر ان عیارانہ اور شاطرانہ چال بازیوں کو دنیا ٹالیتی ہے۔ اور ان کی فریب کاری کھل کر ان کے لئے رسوائی دارین کا موجب بنتی ہے۔

تصوف، کی اصلیت اور اس کا ضروری جزو اسلام

ہونا کسی قدر بیان کیا جاتا ہے +
 ”تصوف“ صوفیوں سے مشتق ہے۔ اس کی حدود اور تغیر
 اور تعریف میں دو ہزار قول نقل کئے گئے ہیں۔ سب کے سب
 اقوال کا اختصار اس شعر میں ہے :-

ان الصفات صفة الصديق

ان اردت صوفياً على التحقيق

یعنی، صفائی، صديق (اولیاء) کی خاص صفت ہے۔ اگر تو
 حقیقی صوفی کو جانا چاہتا ہے۔ تو اُسے دیکھ لے۔ صفائی،
 عن الغیر یہ کہ توجہ، خالص کارنگ چرٹھ جائے۔ اور صفوت
 یہ کہ صدق توجہ کا مقام حاصل کرے اور فقط۔ پس جس
 شخص کو صدق توجہ، حاصل ہے۔ وہ صوفی، ہے۔ گویا
 تصوف، نام ہے صدق توجہ کا۔ اور صدق توجہ کی غرض
 ہوتی ہے ”رضانے الہی“ اور کلام مجید میں وارد ہے۔
 وَلَا يَرْضَى لِعِبَادَةِ الْكُفَرِ۔ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے
 بندوں کے کافر بننے پر راضی نہیں + تو اس کفر کا خلاف کیا
 ہے۔ وہ ”ایمان“ ہے۔ پس ہم پر ایمان کی تحقیق لازم ہو گئی
 ہے۔ اور اسلام پر عمل کرنا ضروری پھیرا۔ پس تصوف کیا ہے ؟
 (۱) احکام الہیہ کی دریافت اور ان پر عمل کرنا۔
 (۲) خواہی سے اجتناب کلی۔
 (۳) الاخلاص فی العمل۔

شرع اسلام میں ایمان اور اسلام کے بعد جو ”احسان“
 کا لفظ وارد ہے۔ وہ اسی تصوف کا دوسرا نام ہے۔ جیسا
 کہ بخاری شریف میں مذکور ہے۔ القصہ اسلام کا ضروری
 جزو تصوف، ہے۔ اور اس سے گریز نہیں +
 (دوسرے) اللہ تعالیٰ نے انسانی تخلیق کی غرض

میں ارشاد فرمایا ہے: مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ
 آفرینش جن و انس کا مدعا عبادت الہی ہے۔ تو عبادت الہی سے
 عرفان مقدم ہے۔ اسی لئے مفسرین کرام میں سے اکثر نے لِيَعْبُدُونِ
 کے تحت لِيَعْرِفُونِ لکھا ہے +

(تیسرے) اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
 وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ اَلَّذِينَ اٰمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ه
 لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ لَا
 تَبْدِيلَ لِّلْكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (یونس)
 یعنی تحقیق اولیاء اللہ کو کوئی خوف نہیں۔ اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔
 جو لوگ کہ ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے تھے اُن کے واسطے خوشخبری
 ہے بیچ زندگی دنیا کے۔ اور بیچ آخرت کے۔ نہیں بدلتا ہے کلام
 خدا کو۔ یہ ہے مراد پانا بڑا +

اور متقدمین صوفیائے عام طور پر اپنی کتب میں جا بجا اس کی
 صراحت کی ہے۔ کہ التصوف خلق فمن زاد عليك في
 الخلق زاد عليك في التصوف۔ ”تصوف ایک نیک خصلت
 ہے۔ جو زیادہ نیک ہو۔ وہی زیادہ صوفی ہوتا ہے“

اور یہ اچھی طرح یاد رہے۔ کہ تصوف کی جڑ کتاب اللہ اور
 سنت رسول اللہ ہے۔ اور اس کے سوا یہ اور کوئی چیز نہیں۔

کتاب قواعد میں لکھا ہے:- ارتفعت التريبة بالاصطلاح
 ولم يبق الا الافادة بالهمة والحال فعليك بالكتب
 والسنة من غير زيادة ونقصان۔ یعنی اصطلاح صوفیہ
 کی رو سے جس کو تربیت، کہتے ہیں۔ باقی نہیں رہی۔ البتہ ”افادہ“
 اور ”ہمت“ پس تم پر لازم ہے۔ کہ کتاب اور سنت کی پوری پوری
 تاجہد رمی کرو، اسی طرح فتوح الغیب اور کلام سید الطائفة جنید
 بغدادی قدس الدسرہ میں بھی صاف طور پر لکھا ہے۔ کہ کتاب اور

سنت پر عمل کرنا ہی تصوف ہے۔ اور اُن کے خلاف کرنا زندقہ اور الحاد ہے +

اس تقریر سے ثابت ہوا کہ تصوف، ماخوذ عن الکتاب و السنۃ ہے۔ اور یہ اسلام کا ضروری جزو ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگی تصوف کے لئے بہترین نمونہ تھی۔ اور وہ تمام تر عملی رنگ میں صوفی مشرب تھے۔ البتہ موجودہ زمانہ کے بعض صوفیا اور متصوفین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اعتقادی اور عملی رنگ میں ضرور فرق نظر آتا ہے۔ جس کے بہت سے اسباب ہیں۔ اور اُن سبب کے اظہار کے لئے یہاں گنجائش نہیں۔ لیکن اس قدر تو تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ کہ وہ جہلاً صوفی جنہیں کتاب و سنت سے دور کا بھی واسطہ اور تعلق نہیں۔ نہ ہی کسی اعتقاد و ملت کے پیرو ہیں۔ گویا سبذہ نفس یا عبید الدنیا ہیں۔ ہرگز اس مقدس گروہ میں شمار کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ اور نیز وہ لوگ بھی جو اپنے آپ کو متصوفین تو کہلاتے ہیں۔ لیکن باوجود علم رکھنے کے اس پر عمل، کرنا چننا ضروری نہیں جانتے۔ گویا ہر یہ جماعت زیور علم سے آراستہ نظر آتی ہے۔ لیکن مطابق ارشادات کلام الہی وہ بھی مقدس گروہ علمائے ربانین یعنی صوفیائے کرام خارج کر دی گئی ہے چنانچہ ارشاد باری ہے :- نَبِذْ فَرِیقٌ مِّنَ الذِّیْنَ اَوْتُوا الْکِتٰبَ کَتَبَ اللّٰهُ وَاَعْلٰمْہُمْ کَا نَصْرًا لِّیَعْلَمُوْنَ ہ جیسے چھوڑ دیا ایک گروہ نے اہل کتاب میں سے "کتاب اللہ" کو اپنی پیٹھ کے پیچھے، گویا کہ وہ لوگ "بے علم" ہیں۔ یعنی "بے علم صوفی"، باوجود عالم ہونے کے انہیں "جہلاء" میں شامل ہے۔ اور یہ تصوف کا خلعت اگر اہل با محض اس شخص کے حصہ میں آیا ہے جنکو وَمَا اَوْ لِیَاۡءُہٗ اِلَّا الْمُنٰفِقُوْنَ ہ نہیں اولیا اُس کے مگر متقی لوگ "یعنی عالمین بالکتاب والسنۃ ہی حقیقی متقی اور اصلی صوفیائے کرام

میں۔ اور لفظ ”صوفی“ یا اہل تصوف، محض اولیاء الرحمن اور مومنین صالحین کے لئے اس کا اطلاق صحیح ہو سکتا ہے۔ اور یہ صرف تعلیم اسلام پر عمل کرنے اور ”صدق توبہ“ قائم رکھنے سے حاصل ہوتا ہے۔ موجودہ مسلمانوں کے ادبار اور مذلت کا حقیقی سبب اگر کوئی کہا جاسکتا ہے تو صرف یہی ہے کہ وہ اس طریق حق سے افراط و تفریط کے قعر مذلت میں جا پڑے ہیں۔ جو خیر القرون کا دستور العمل تھا۔ عقائد فاسدہ جو صحیحاً مخالف احکام شرع ہیں کی کثرت ہے۔ اُن سے بچنے کا کوئی فکر اور ذریعہ نہیں سوچتے۔ ظاہری متاع دنیوی پر مٹ رہے ہیں۔ خواہ کتنے حرام کا ازکاب کرنا پڑے۔ لیکن حرص و لالچ دنیا اس قدر سوار ہے۔ کہ محبت مال و متاع سے کسی دم چھٹکارا نہیں۔ محبت اور عرفان الہی کے طریقے سیکھیں تو کیونکر ان پر چلنے والوں کو کوسنے ہی سے فرصت نہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد سے محض غافل اور متحد ملت کے مدعی۔ صحیحین میں وارد ہے۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اتدرون ما حق اللہ علی العبادان یعبد وہ ولا یشرکوا بہ شیئاً وحق العباد علی اللہ ان لا یعذبہ۔ یعنی تم کیا جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا حق بندوں پر کیا ہے۔ وہ یہ کہ اسی کی عبادت کریں۔ اور اُس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں۔ اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے۔ کہ انہیں عذاب میں مبتلا نہ کرے۔

چند ایک آیات شریفہ اور اس حدیث شریفہ میں شرک کے باب میں لفظ ”شیئاً“ وارد ہوا ہے۔ جس سے شرک کی عمومیت مراد ہے یعنی خفی ہو یا جلی سب حرام ہے۔ لیکن موجودہ زمانہ میں ”شُرک“ اس قدر عالمگیر ہو رہا ہے۔ کہ محتاج تشریح نہیں۔ اس لئے بلا تامل کہا جاسکتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی عسرت اور تنگ حالی کا اصلی مرض عقائد فاسدہ کے علاوہ شرک میں مبتلا ہونا بھی ہے۔ اور

اعتقاد علیٰ اسباب شرک خفی کی صریح مثال ہے۔ اور شرک جلی کی ہزاروں مثالیں مشاہدہ میں آتی رہتی ہیں مسلمانوں کا اولین فرض ہے کہ اپنے عقائد کی تصحیح کریں۔ اور اعتقاد اور عمل میں خیر القرون کی اقتداء اپنا شعار بنائیں۔ اور شرک خفی اور جلی کا استیصال کریں۔ پھر دیکھیں۔ کہ زمانہ ماضی کا گذشتہ وقار کس طرح اُن کے استقبال کو آتا ہے۔ ورنہ اولیاء الرحمن کی بدگوئی، تصوف پر نکتہ چینی، ارباب صفا کے خلاف پروپگنڈا قلبی نورانیت کو فٹا کر دیتا ہے۔ اور شیطانی قوے مسلط ہو جاتے اور نور ایمان کو ظلمت عصیان سے تیرہ و تار کر دیتے ہیں۔ اعاذ باللہ منہ +
(باقی دارد)

رسوماتِ سلامیہ

”مسلماناں درگور و مسلماناں در کتاب“ کا نظارہ ہندوستان کے ہر گوشہ میں نظر آ رہا ہے۔ توحید کا درس اہم عالم کو پڑانے والے۔ اقصاء عالم میں تہذیب و تمدن کی روح جاری کرنے والے۔ اور دنیا کو شرک و بدعت و رسوم سیٹھ سے آزاد کرنے والے۔ اسلاف کی اخلاف کی حالت دگرگوں ہے۔ آج ہم میں کتنے ہیں جو بیاہ ختنہ و عجزہ کی رسوم میں شریعت کے پابند ہیں۔ شریعت سے بے راہ روی کا نتیجہ ذہنی ذلت۔ خسران اور محکومیت کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اسراف و ہنذیر نے وہ گل کھلائے۔ کہ دیہیوں کے رہبر۔ قریبوں کے وارنٹ اور جیائخانوں میں مجرمین کے اسماء کی فہرستیں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں سے پڑھیں۔ مگر مسلمان ہیں کہ مدہوش ہیں۔ سر تاپا غفلت مجسم ہیں۔ جو تیاں کھاتے ہیں مگر احساس نہیں۔ زخمی ہیں

مگر علاج کے طالب نہیں۔ مدعی اسلام ہیں مگر وہ اسلام جس نے
عرب کے شتر بانوں کو عالم کانگنیاں بنایا۔ اور امیوں کے ذریعہ
جہان کو علم و عقل۔ تہذیب و ہنر۔ صنعت و حرفت کے نور سے
منور کیا۔ آج اپنے پیروں کے ہاں بے قدر ہے۔ رسومات اسلامیہ
کے بجائے شیطانی رواج۔ ہندوئی رسوم کا زور ہے۔ آہ تم
آہ †

اسلام نے جو رسومات مقرر کی ہیں مختصراً ان کا ذکر کیا جاتا
ہے۔ جو لوگ ان رسومات کے پابند ہو کر ان کی تبلیغ کرنے کا
ارادہ رکھتے ہوں۔ براہ کرم اپنے اسماء سے ناچیز مدیر رسالہ ہذا
کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ منظم طریقہ پر اصلاح رسوم کے لئے کام
کیا جاسکے †

(۱) ولادت۔ بچہ جب پیدا ہو۔ تو نہلا دھولا کر دائیں کان
میں اذان اور بائیں میں اقامت کہنا سنت ہے۔ اور کسی
مستحق اور نیک آدمی سے کوئی میٹھی چیز اس کے منہ میں
چیکا دینا مستحب ہے †

(۲) عقیقہ۔ ساتویں دن عقیقہ کرنا مستحب ہے۔ اگر ساتویں
دن نہ ہو سکے تو چودھویں ورنہ اکیسویں دن کریں۔ لڑکے
کے لئے دو بکرے۔ اور بصورت عدم استطاعت ایک
بھی کافی ہے۔ ساتویں ہی دن سر منڈایا جائے۔ اور بالوں
کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرنا سنت ہے۔ لڑکی کی
طرف سے ایک بکری کافی ہے۔ گوشت کا تیسرا حصہ
فقراء و مساکین کو دیا جائے۔ اور دو حصے خود کھائیں۔
رشتہ داروں اور پڑوسیوں کو دیں۔ کھال کو خیرات کرنا
چاہئے †

(۳) ختنہ۔ سات سال سے کم عمر میں ختنہ کرنا ضروری ہے

اس سے زیادہ دیر کرنی جائز نہیں۔ اس موقع پر اگر کوئی دعوت کی جائے تو حج نہیں۔ بشرطیکہ غیر مشروع کاموں مثلاً گانا بجانا۔ سودی قرضہ لکھانا۔ نام و نمود سے پرہیز کیا جائے +

(۴) منگنی۔ اپنے کفو سے جتنے لوگ لڑکی کی نسبت کی خواہش کریں۔ ان میں سے ایسے لڑکے کو منظور کرنا چاہئے۔ جو کہ سب سے زیادہ دیندار اور خوش خلق ہو۔ منگنی شرعاً کوئی ضروری امر نہیں صرف ایک قسم کا معاہدہ ہے۔ جس کا ایفاء بموجب آیت **اَوْفُوا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا** ضروری ہے۔ اس کے لئے کسی خاص رسم و رواج کی ضرورت نہیں۔ کسی آدمی کا روبرو جا کر کہ دنیا کافی ہے۔ نشانی رکھنے میں بھی حرج نہیں۔ مگر منگنی کے بعد عیدین وغیرہ پر لڑکی والے کے گھر کچھ نہ کچھ بھیجتے رہنا اور اسے واجب سمجھنا مناسب نہیں +

(۵) نکاح۔ بلا کسی قسم کی شدید جدوجہد کے دوست و احباب کو بلا لینا مسنون ہے۔ پورا اتباع سنت یہی ہے۔ کہ لڑکی کا باپ خود خطبہ پڑھے۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ برات کو لڑکی والا ہی کھانا کھلائے۔ لیکن جب ارشاد من کان یؤمن **بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفًا**۔ اگر برات کو کھانا کھلائے تو کوئی حرج نہیں۔ مجلس نکاح میں جس قدر حاضرین کی تعداد زیادہ ہو۔ اتنا سب ہے۔ برات کا وجود شرعاً ثابت نہیں۔ اس لئے کثیر تعداد آدمیوں کو برات میں شامل کرنا لڑکی والوں کے لئے تکلیف مالا یطاق ہے۔ جسکو شریعت جائز نہیں رکھتی۔ نکاح کے موقع پر وف کا استعمال مسنون ہے وف کے سوا دوسرے مزامیر کا استعمال اگر حرام قطعی نہیں۔ تو مکروہ ضرور ہے۔ اس لئے اس سے اجتناب لازم ہے۔ عورتوں

کا گانا۔ ناچ اور گھڑولی حرام قطعی ہے۔ اور جس شادی میں ایسے حرام کام ہوں۔ اس میں شمولیت بھی حرام ہے۔ آتش بازی سراف ہے۔ اور اسراف حرام ہے۔ باوجود سمجھانے کے اُس پر ضد کرنے والا شیطان کا بھائی اور خدا کا نافرمان ہے۔ رسم تنبول بھی خلاف شرع ہے۔ اس کا بند کرنا ضروری ہے۔ دولٹا یا دوطن کو سہرا باندھنا۔

گانا باندھنا۔ ہندی لگانا۔ یہ سب ہنود کی رسوم ہیں۔ ان سے بچنا ضروری ہے۔ پھولوں کا مارا اگر نمائش مقصود نہ ہو۔ تو اُس کا استعمال جائز ہے۔ مہر اوسط درجہ کا ہونا چاہئے۔ اور مہر کسی حالت میں دولٹا کی حیثیت سے زائد نہ ہو۔ ماہ ۱۳ روپیہ تک مہر مقرر کرنا مسنون ہے۔ جہیز دنیا سنت ہے۔ مگر اس میں تین باتوں کا خیال رکھا جائے :-

الف۔ اپنی طاقت سے زیادہ نہ دیا جائے۔ بلکہ قرضہ لیکر یا مکان

گرو رکھ کر جہیز دینا خلاف شرع ہے +

ب۔ ضرورت کا لحاظ رہے۔ کہ جن چیزوں کی سر دست ضرورت ہے

وہ دینی چاہئیں +

ج۔ اس میں اعلان و اظہار نہ ہونا چاہئے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی رضا

مطلوب ہو۔ جہیز کسی طرح لڑکی کے حصہ و شریں محسوب نہیں ہو سکتا۔ مورث کی زندگی میں جو کچھ دیا جاتا ہے۔ وہ ترکہ نہیں

نہیں بلکہ مروت کے ذیل میں شمار ہوتا ہے +

و لیمہ۔ دولٹا کے لئے بعد زفاف دعوت و لیمہ کرنا مسنون ہے۔ وہ بھی

خلاص نیت اور اختصار کے ساتھ۔ نہ کہ فخر و اشتہار کے لئے۔

ورنہ ایسا و لیمہ ریاکاری کا کرنا بھی جائز نہیں۔ و لیمہ میں حسب توفیق

عزیزوں۔ قریبیوں اور اجاب کو بلایا جائے۔ قرض اٹھا کر و لیمہ

کرنا خلاف شرع ہے۔ نکاح سے پہلے کوئی دعوت شرعاً ثابت

نہیں۔ دعوت و لیمہ میں مساکین کو بھی شامل کیا جائے۔ ایسی

دعوت جس میں دولت مندوں کے سوا اور کسی کو شامل نہ کیا جائے
شرط الطعام ہے *

(۶) وفات - میت کے مال میں تصرف کرنا۔ اور اس میں سے
صدقہ و خیرات کرنا ناجائز ہے۔ جب تک کہ حسب ذیل
ترتیب پر مال کی تقسیم مکمل نہ ہو:-

(۱) کفن و دفن کے مصارف - نہلانے والے کی اجرت - کفن
کی قیمت - خوشبو جو کفن پر لگائی جائے۔ گورکن کی اجرت
اور دیگر مصارف متعلقہ گور و غیرہ *

(۲) اسکے بعد میت کا قرضہ ادا کیا جائے *

(۳) اسکے بعد اگر وصیت کر گیا ہو۔ اس کو تیسرے حصہ
مال سے ادا کرنا *

(۴) اسکے بعد بقیہ مال وارثوں کو قرآن شریف کے مقرر
کردہ حصص کے مطابق تقسیم کرنا *

مذکور الصدر کی ترتیب کے سوا صرف کرنا ناجائز ہے۔ اگرچہ
قبل تقسیم کسی قسم کی خیرات ہی کیوں نہ کی جائے۔ خصوصاً
جبکہ وارثوں میں کوئی ثنا بالغ ہو۔ تو خیرات کرنا بھی جائز
نہیں۔ اور کھانا بھی حرام۔ وارثوں میں سے ہر شخص
اپنے حق سے ایصالِ ثواب کی غرض سے میت کے لئے

صدقہ کر سکتا ہے۔ صدقہ مستحقین تک پہنچانا ضروری

ہے۔ خواہ میت کے رشتہ داروں میں سے ہوں۔ یا

اجنبی ہوں۔ مگر اس میں موجودہ رسم کے مطابق بھاجی

وغیرہ کے طور پر کھانا۔ تقسیم کرنا۔ اور اس پر رشتہ داروں

کا تاراج معینہ پر بلانا۔ اور ان کی دعوت کرنا شب ناجائز

ہے۔ ان سے میت کو کسی قسم کا ثواب نہیں پہنچتا۔ بلکہ

ریا۔ فخر اور اسراف کی وجہ سے یہ امور شرعاً حرام ہیں

میت والے کے گھر سے کھانا کھانے کی رسم خلاف شریعت ہے
 بلکہ اہل میت کے ہاں اپنے گھر سے کھانا بھجوانا ضروری ہے +
 (۷) سوگ - شریعت میں تین دن سے زیادہ ماتم کرنا جائز نہیں
 ماتم میں چلانا رونا بین کرنا۔ اور دیگر حرکات غیر مشروعہ حرام
 ہیں۔ ماتم پڑسی کرنے والوں کو دعا سے مغفرت اور اطہار
 ہمدردی کے بغیر صبر و رضا کی تلقین کرنا چاہئے۔ اور
 حتی الوسع کوئی ایسی بات نہ کرنی چاہئے۔ جس سے اُن کا
 رنج و غم بھڑک اُٹھے۔ بیوہ عورت کو عدت کے ایام یعنی
 چار ماہ دس دن ماتم کرنا چاہئے۔ اور اس عرصہ میں زیب
 و زینہ آرائش اور گھر سے نکلنا اُس کے لئے منع ہے +
 (۸) رواجیوں کے لئے وعید۔ جو لوگ غورتوں کو حقوق
 سے محروم رکھتے۔ اور تقسیم تزکہ رواج کے مطابق کرتے
 ہیں۔ اور شریعت پر عمل کرنے سے انکاری ہوں۔ ان کی
 عبادات مالی و بدنی قبول نہیں ہوتیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں
 قانون وراثت کے اختتام پر ارشاد ہے: **وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ**
وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا
فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ۔ حقوق العباد کا خیال رکھنا
 ضروری ہے۔ جو شخص رواج کو شریعت پر ترجیح دے اور
 شریعت کا انکار کرے۔ اُس سے ازروے شرع مسلمانوں
 کو قطع تعلق کرنا ضروری ہے۔ نیز بیوہ کے نکاح ثانی کو
 عار سمجھنا داخل شرافت اسلامی نہیں۔ بلکہ یہ ہنود کا طرز
 عمل ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو نکاح بیوگان کے لئے ساعی
 ہونا چاہئے +

حررہ الفقیر راجی رحمۃ ربہ الصمد المکرم مولانا محمد امجد علی
 خطیب و متولی مسجد جامعہ بھیرہ پنجاب

اللہ اور اُس کے رسول کے احکام

سیرتِ سلیم خم کرنے والے

آج تک قریباً ایک صد اشخاص خصوصاً مستربان بھیرہ رسول اللہ اسلام کی پابندی کا حلف شرعی کے ساتھ اقرار کر چکے ہیں۔ اور عہد نامہ پر دستخط کر چکے ہیں۔ ان کے اسماء الگے پرچہ میں درج ہونگے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو استقامت عطا فرمائے۔ ہمیں ہزاروں کی تعداد میں کام کرنے والے درکار ہیں۔ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا مندی حاصل کرنے کا ارادہ رکھنے والے اپنے نام ناظم حرب الانصار بھیرہ۔ بیا ایڈیٹر رسالہ ہذا کے پاس بھیج دیں۔ تمام اسماء رسالہ ہذا میں شائع ہوتے رہیں گے۔ تاکہ خدمت اسلام کا کام ہر جگہ ایک طریقہ اور ایک نظم کے ساتھ کیا جاسکے۔ وما علینا الا البلاغ +

مَنْ انْصَارَ إِلَى اللَّهِ

حزب الانصار

حزب الانصار ایسے مخلص کارکنوں کی جماعت ہے جن کا مقصد وحید خدمت اسلام و مسلمین ہے۔ پنجاب میں کارکنوں کا فقدان مدت سے دور بین حضرات کو کشک رہا تھا۔ اور اعداد اندرونی و بیرونی سازشوں کے ذریعہ جس تنظیم۔ باقاعدگی اور اتحاد سے شجر اسلام کی بربادی کے لئے سعی تھے۔ الحمد للہ کہ اُسکے دفاع کے لئے بمقام بھیرہ مورخہ ۲۱ جمادی الاول ۱۳۸۶ھ اس مبارک

تخریک کا وجود عمل میں آیا۔ اور حزب الانصار یا بالفاظ دیگر جمعیت
 خدام اسلام یا ورکرز لیگ کے قیام سے خادمان اسلام کی دیرنیہ آرزو
 پوری ہوئی۔ اس کا دستور العمل و دستور اساسی انشاء اللہ اگلے پرچہ میں
 درج کر دیا جائے گا۔ فی الحال مجملاً گزارش ہے۔ کہ چند مفلس بے سرو
 سامان مگر در دولت سے بے تاب اشخاص اپنی تمام سرگرمیوں اور
 مساعی کو خدمت اسلام کے لئے وقف کرنے کا نہ صرف عہد کر چکے ہیں
 بلکہ میدان عمل میں گامزن ہو کر تمام درد اسلام رکھنے والوں سے امداد کے
 ملتجی ہیں۔ ہر مسلمان کے لئے حزب الانصار کا داخلہ کھلا ہے۔ حزب
 الانصار مالی جاتی۔ لسانی غرض ہر ہمدردی کا مستحق ہے مگر بالانصار
 کا سب سے پہلا کارنامہ جامع مسجد بھیرہ میں دارالعلوم غریزیہ کا اجرا
 ہے۔ جس میں اعلیٰ علوم دینیہ فقہ۔ حدیث تفسیر منطق وغیرہ کی تعلیم
 جاری ہے۔ ایک عظیم الشان وقفی کتب خانہ قائم کرنے کی فکر ہے۔ تاکہ
 مسلمانین و مناظرین معلمین و متعلمین اس سے یکساں مستفیض ہو
 سکیں۔ آج پنجاب بھر میں کوئی وقفی کتب خانہ ایسا نہیں۔ جہاں پر
 کہ غیر مذاہب کی کتابیں بھی موجود ہوں۔ اور مناظرہ کرنے والے وہاں
 سے کتب منگوا سکیں۔ حضرت مولانا محمد عبد الشکور صاحب مدیر النجم
 لکھنؤ کو بمقام کولتارٹ روافض سے مناظرہ کرنا پڑا۔ تمام پنجاب میں
 کہیں سے روافض کی کتب سوائے کافی کلینی و حیات القلوب کے
 دستیاب نہ ہو سکیں۔ اس سے عام مناظرین کی بے بسی و بے کسی کا اندازہ
 لگایا جاسکتا ہے۔ رسالہ ہذا محض تبلیغ اسلام اور خواہیدہ مسلمانوں کو
 بیدار کرنے کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ رسالہ کسی شخص واحد کی ملکیت
 میں نہیں۔ بلکہ اس کی پالیسی وغیرہ کی یاگ ڈور حزب الانصار کے
 ارکبین کے ماتحت میں ہے۔ دارالعلوم غریزیہ کا قیام۔ رسالہ کا اجرا۔
 وقفی کتب خانہ کے لئے فراہمی کتب کا آغاز۔ یہ تینوں کام ایک ماہ کے
 قلیل عرصہ میں ظہور پذیر ہوئے۔ اس سے آپ کارکنان کی مسعدی و

خدیجہ خدمت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ مولوی محمد اکرم المعروف پیر
قطبی شاہ قریشی ملتانی اعزازی مبلغ ضلع گجرات کے قریباً دست
مواضعات نمک میانی و عینہ میں دورہ فرما چکے ہیں +
جاگو ! خدا جاگو !! انصار دین بنو !!

۵

آگ میں اُڑ کر گرا پروانہ یہ کہتا ہوا آمیسے ساتھ آکر مرانگی کا جوش ہے

حزب الانصار کی امداد کے ذرائع

- (۱) خود رکن بن کر اور اپنے اہباب کو بنا کر اس کا حلقہ کار وسیع کیجئے۔
- (۲) اپنے مفید مشوروں اور ہدایات سے مستفیض فرماتے رہیں مگر
آپ اہل قلم ہیں۔ تو رسالہ شمس الاسلام کی قلمی اعانت فرمائیں۔
- (۳) بیکس۔ لاوارث یتامیٰ و مساکین کو غیر مذاہب کے اثر سے محفوظ
رکھنے کے لئے اور آوارگی سے بچانے کے لئے ناظم حزب
الانصار بحیرہ کے پاس روانہ فرمائیں۔ تاکہ اُن کی تعلیم و تربیت بہتر
طریقہ پر ہو سکے۔
- (۴) رفض۔ میرزا ثبیت یادگیر اثرات سے دیہات و مواضعات کو محفوظ
رکھنے کے لئے ہمارے شریک کار بنیں۔ اور اپنے علاقہ کی
اطلاعات بھیجتے رہا کریں۔
- (۵) دارالعلوم غزنیہ کے طلبہ و مساکین کے لئے زکوۃ۔ صدقات
چرہاے قربانی وغیرہ سے امداد فرمائیں۔ اور اپنے حلقہ سے
فراہمی سرمایہ میں سعی فرمائیں۔
- (۶) رسالہ شمس الاسلام کے خریدار بنکر اور دوسروں کو بنا کر حزب
الانصار کے مصارف کو کم کرنے کا ذریعہ بنیں۔ کیونکہ رسالہ ہذا
کے مصارف ناقابل برداشت ہیں۔ جس قدر رسالہ کا دائرہ اشاعت

وسیع ہوگا۔ اسبقہ تبلیغی کام زیادہ ہو سکیگا۔ اور حزب ایسے مصارف سے سبکدوشی حاصل کر سکیگا۔
 (۷) دفعی کتب خانہ کے لئے اپنے پاس سے یا خرید کر کتابیں عطا فرمائیں۔ اور دوسروں کو ایسا کرنے کی تلقین کریں۔ ہر کتاب پر واقف یا واجب کا نام درج ہوگا۔ اور ہمیشہ کے لئے وہ کتاب صدقہ جاریہ کا کام دیگی۔ اور مرنے کے بعد بھی روح کو ثواب ملتا رہیگا۔ کتب خانہ کا انتظام حزب الانصار کی مجلس منتظمہ کے ہاتھ میں رہیگا۔ اور ہر واقف یا واجب کا حق ہوگا۔ کہ اپنی رائے دے سکے۔

(۸) اگر آپ تبلیغ کر سکتے ہیں۔ تو حزب الانصار کے شعبہ تبلیغ میں اپنا نام درج کر کر ایک تنظیم کے ماتحت کام کیجئے۔ تاکہ آپ کی خدمات سے مسلمان حسن طریقہ پر مستفیض ہو سکیں۔
 (۹) دیہات کے امان مساجد میں سے جو جاہل ہوں۔ ان کو مجبور کریں۔ کہ وہ کم از کم تین ماہ دارالعلوم عزیزیہ میں ضروری دینی تعلیم حاصل کریں۔ اور اپنے بچوں کو دینی تعلیم کے لئے دارالعلوم میں بھیجیں۔ امان مساجد کے بچوں سے خاص امتیازی سلوک کیا جائیگا۔ کیونکہ قوم کے یہ افراد زیادہ توجہ کے مستحق ہیں۔

(۱۰) اپنے ان تبلیغ احکام و دینیہ کے لئے جلسہ مقرر کر کے حزب الانصار کے مبلغین طلب فرمائیے۔
 (تک عشرۃ کاملہ)

حزب الانصار کے اغراض و مقاصد

(۱) اندرونی۔ بیرونی حملوں سے اسلام کا تحفظ۔ تبلیغ و اشاعت اسلام۔

(۲) اصلاح رسوم۔

(۳) اجباء و اشاعت علوم دینیہ۔

حزب الانصار کا طریقہ کار

(۱) اسلامی علوم کی تعلیم و تدریس کے لئے ایسے دارالعلوم کا اجراء جس میں طلباء و دینیات کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے مکمل عالم۔ مبلغ اور مناظر بن کر نکلیں۔ اور عوام کی ہدایت و تقویت دین کا باعث بنیں۔

(۲) ایسا کتب خانہ قائم کرنا جس میں جملہ علوم و فنون و دیگر فرق اسلامیہ و مذاہب باطلہ

نوٹ: دارالعلوم عزیزیہ کی ایک شاخ تعلیم القرآن بھی ہے۔ جس میں قرآن مجید کی تعلیم ناظرہ و حفظ و ترجمہ قرآن کا مکمل انتظام ہے۔

کی ادا سب جنازے کی نماز ! ہو گیا حاضر ہر اک چھوٹا بڑا
جو خلاف اس کے ہے کتنا راضی وہ امام اپنے کو ہے جھٹلا رہا

کافی شیعوں کے قرآن سے بھی زیادہ مستند کتاب ہے۔ کیونکہ قرآن کو تو امام غائب نے اپنے ساتھ غائب رکھا۔ اور کافی کو لفظ الکافی پیشینہ (یہ ہمارے شیعوں کے لئے کافی ہے) لکھ کر واپس کر دیا۔ کلینی کی اس غائب امام کی مصدقہ صحیح کتب کے باب مولیٰ النبی میں صاف لفظوں میں لکھا ہے۔ کہ سب لوگوں نے فوج در فوج نماز جنازہ رسول اللہ صلعم ادا کی۔ چنانچہ اس کی عربی عبارت بلفظ درج ذیل ہے۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال لما قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلت علیہ الملائکۃ والمہاجرین فوجاً فوجاً۔ علاوہ انہیں صفائی شرح کافی کتاب الحجۃ جلد سوم حصہ ۲ صفحہ ۲۷ میں ایک حدیث امام جعفر سے نقل کی گئی ہے جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ حضرت علی علیہ السلام نے دروازہ میں کھڑے ہو کر پہلے خود نماز جنازہ پڑھی۔ پھر دوسروں کو دس دس ہو کر نماز پڑھ کر فضا میں کی اجازت دی۔ کتاب حیات القلوب کے جلد دوم کے آخری حصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ذکر میں نماز جنازہ کے متعلق لکھا ہے کہ حضرت صادق روایت کر رہے اند۔ کہ عباس بن محمد حضرت امیر المومنین آئمہ و گفت کہ مردم اتفاق کر رہے اند۔ کہ حضرت رسول را در بقیع دفن کنند و ابو بکر پیش بایستد و بر آن حضرت نماز کند۔ حضرت امیر المومنین از خانہ بیرون آئمہ۔ کہ یا ایہا الناس بدینیکم رسول خدا امام و پیشوائے ماست در حال حیات و بعد از وفات و خود فرمود۔ کہ من دفن می شوم در بقیع کہ در آنجا قبض روح من شود۔ اس کے بعد لکھا ہے۔ کہ پس حضرت در پیش ایستاد و خود برو نماز کرد۔ و بعد ازاں عرض فرمودہ صحابہ را کہ وہ نفر وہ نفر داخل می شدند۔ بر جنازہ آنحضرت می ایستادند۔ اسی پر بس نہیں۔ بلکہ آگے بڑھ کر لکھا ہے۔ کہ تا آنکہ مدینہ و اطراف بر آں حضرت صلوٰۃ فرستادند۔ گویا صحابہ کے بعد اطراف مدینہ والوں نے بھی نماز جنازہ ادا کی۔ گویا اس نعمت سے کوئی بھی محروم نہ رہا۔ (صفحہ ۱۱۰۹)

اسی کتاب میں ایک اور روایت سب صحابہ کی شرکت جنازہ کی شریذ توضیح کرتی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ شیخ طبری از امام محمد باقر روایت کر رہے است کہ وہ وہ نفر

داخل ے شند وچوں برآں حضرت نماز میگردند بے امامے در روز دو شنبہ تا
شب سہ شنبہ تا شام تا آنکہ خود و بزرگ و مرد و زن از مدینہ و اطراف مدینہ
ہم بر آنحضرت چنیں نماز کردند۔ الغرض کون کون سا حوالہ نقل کریں۔ تمام مقدمین
شیعہ کی کتب بھری پڑی ہیں۔ کہ حضور علیہ السلام کی نماز جنازہ کے ثواب کوئی
مسلمان خواہ وہ مدینہ کا رہنے والا تھا۔ خواہ اطراف مدینہ کا محروم نہیں رہا بیابانی کتبہ
(خاک مدینہ)

معذرت !!

وقت کی تنگی اور دیگر مشکلات کے باعث رسالہ کا یہ پرچہ جب دلخواہ تیار
نہیں ہو سکا۔ بہر حال جملہ قارئین ہماری مشکلات کا اندازہ کر کے رسالہ کی
روشن و پالیسی کے متعلق رائے قائم کر سکتے ہیں۔ آئندہ استفسارات و فتاویٰ
معلومات عجیبہ۔ مجربات اور حصہ نظم کا انشا اللہ ہمیشہ التزام رہیگا۔ اشاعت
زیادہ ہونے پر حجم کا اضافہ بھی ہو سکتا ہے جن اصحاب کے پاس یہ
پہنچے۔ اپنے ارادہ خریداری سے مطلع فرماویں۔ اور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے دین کو سرسبز کرنے اور خالص دینی خدمت میں ہماری امداد کریں۔

تمنا ہے کہ دینی میں کوئی کام کر جاؤں
اگر کچھ ہو سکے تو خدمت اسلام کر جاؤں

توشیحہ

قمر الملت مخدوم العالم حضرت مولانا حافظ محمد قمر الدین صاحب قبلہ
سیال شریف نے ہر ماہ نصاریٰ کی تردید میں مضامین بھیجنے کا وعدہ فرمایا
نیز ایک ماہ علوم سنکرت نے آریہ پیٹھ کے متعلق معلومات رسالہ ہذا کے
پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انشا اللہ رسالہ کا یہ پرچہ اول سے بڑھ کر ثابت
ہو گا تو فیقی الا باللہ علیہ توکلت۔ (پہنچے)

اعلان

دارالعلوم غزنیہ بھیرہ بوجہ تعطیلات ۱۵ اشعبان سے ۱۵ شوال تک
بند رہیگا۔ تعلیم القرآن کا حصہ بدستور جاری رہیگا۔ جو صاحب اعلیٰ دینی
تعلیم فقہ۔ حدیث۔ تفسیر منطق وغیرہ حاصل کرنا چاہیں۔ وہ ۱۵ شوال کی
صبح کو بھیرہ جامع مسجد میں پہنچ جائیں۔ تاکہ جماعت بندی ہو جانے کے
بعد اسباق وغیرہ کی تکلیف سے بچ سکیں۔

مولانا مولوی عبدالرحمن صاحب صدر مدرس کی منشاء پر یکم شوال سے
ایک اور نائب مدرس کے تقرر کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ درس نظامی کے ساتھ ہی
تین سالہ نصاب بھی تجویز کیا گیا ہے۔ جس میں ۴ سال کے قلیل عرصہ میں معقول
قابلیت کے طالب علم کو فارسی نظم و نثر۔ صرف و نحو منطق فلسفہ ہیئت۔
اقلیدس فن مناظرہ۔ فقہ۔ حدیث۔ تفسیر۔ معانی وغیرہ جملہ علوم میں
اچھا درجہ پیدا ہو سکیگا۔ تجارت پیشہ خصوصاً امرا و مزدور پیشہ
لوگوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ اپنے بچوں کو چار سال کے لئے اس
سہ میں بھیج کر ثواب و اجر حاصل کریں۔

المعلمین

خاکسار، مہتمم دارالعلوم غزنیہ بھیرہ

جیسے کن اے مندان و غنیمت شمار عمر
 ران پیشتر کہ بانگ برآید مندان نماںد

بیایے حقی بھائیو!

موت کا تقارہ بچ رہا ہے۔ ایک دم کا بھی بھروسہ نہیں ملت بیضیا کی
 خدمت کا موقع ہاتھ سے نہ دو۔ حقانیت کی شمع ہاتھ میں لیکر کفر و ضلالت
 کا مروانہ وار مقابلہ کرو۔ ہمارے لاکھوں بھائی ہم سے جدا ہو کر گمراہی کے
 گڑھے میں گر چکے ہیں۔ اور کوڑوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے ہزار ہا
 شیاطین مصروف سی ہیں۔ آج ہی ناظم حزب الانصار بھیرہ کے نام خط لکھ
 کر اور خادمان اسلام کے گروہ میں شامل ہو کر ایک نظام کے ماتحت خدمت
 اسلام میں مصروف ہو جاؤ۔

رسالہ ہذا محض اشاعت علوم و بینہ و تحفظ اسلام کی غرض سے جاری
 ہوا ہے۔ اور کسی کی ذاتی ملکیت نہیں۔ بلکہ محض خادمان اسلام کی ایک جماعت
 یعنی حزب الانصار کی طرف سے جاری ہوا ہے۔ اس کے نہ صرف خریدار
 بنو۔ بلکہ دوسروں کو بھی حسیب داری بنا کر اسلام کی خدمت میں ہمارا ہاتھ بٹاؤ
 اہل قلم حضرات قلمی اعانت سے دریغ نہ فرمائیں۔
 و ما علیہا الا البلاغ

باہتمام ظہور احمد ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر منوہر پریس سرگودہ طبع ہو
 دفتر رسالہ سس اسلام بھیرہ سے شائع ہوا